رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

إنَّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ — قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ماہانہ ...

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

نمبر ۵۲	۲۹ اگست ۱۹۳۶ء	مطابق	یوم شنبہ	۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ اگست۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

آج حافظ فیض اللہ صاحب کا لڑکا فوت ہوگیا اور قریب کے محلہ دارالانوار کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

کثرتِ باراں کی وجہ سے قادیان کے ارد گرد جو پانی جمع ہوگیا تھا۔ وہ بالکل اُتر چلا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی کسی مکان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ

"عجب بدبخت وہ لوگ ہیں۔ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں۔ کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دُنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے مت بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے۔ کہ جو اپنے نفس امارہ کی طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ سو تقوے سے پورا حصہ لو۔ اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے۔ جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔ اپنے دُشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو۔ تا تم بھی ایسے ہی نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستائیں۔ اور دکھ دیں۔ یا تمہیں جوش دلانے کے لئے میری نسبت سب وشتم اور دُشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں۔ تو تم صبر کرو۔ اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں۔ اور ان کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے۔ تمہیں بدلہ دے یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آگئے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دُنیا پر نہیں آئے تھے" ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو جن کے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں۔ جو دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے۔ اور آپ اس سے دُور ہیں۔ خدا ظاہر کرتا

حکومت کشمیر کی طرف سے مذہب میں مداخلت کے خلاف

جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کی صدائے احتجاج

۲۳ اگست بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کا اجلاس انجمن احمدیہ کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے

۱۔ نمائندگان جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کا یہ جلسہ حکومت کے اس اقدام پر کہ اس نے جماعت احمدیہ جیسی پُر امن جماعت کا سالانہ مذہبی جلسہ عین وقت پر روک دیا صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ حکومت نے اس طرح جماعت احمدیہ کے افراد کو نہ صرف مالی طور پر نقصان پہونچایا ہے۔ بلکہ از حد قلبی تکلیف بھی دی ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے شر پسند لوگوں کے حوصلے بڑھ جائینگے۔

۲۔ جماعت احمدیہ حکومت کے اس حکم کو کہ تحصیل بلوانہ میں جماعت احمدیہ دو ماہ تک جلسہ نہیں کر سکتی۔ مذہبی مداخلت اور حق تلفی تصور کرتے ہوئے پر زور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور مہاراجہ بہادر سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس حکم کو منسوخ فرما کر ہمارے زخمی دلوں کا اندمال کریں۔

۳۔ جماعت احمدیہ یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہے۔ کہ اگر اس جلسہ کے انعقاد میں حکام کو کسی قسم کا اعتراض تھا۔ تو حکام نے کیوں کافی وقت پیشتر اطلاع نہیں دی۔

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

سلسلہ کی خاص ضروریات توسیع مہمانخانہ۔ مسجد مبارک و مسجد اقصٰے اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو اور پھر علیحدہ طور پر وہی تحریک ۱۲ر جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ اس تحریک کا چندہ ۱۵ر اکتوبر تک یکمشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے۔ توسیع مہمانخانہ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع کے لئے ملحقہ دوکانیں خرید ی جا چکی ہیں۔ مسجد اقصٰے کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے۔ جس کو پیچھے ڈالا جا سکے۔ ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپے کا سوال درپیش ہے۔ مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہونچ چکی ہے۔ گارڈر اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے۔ اس کے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے جلد چندہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بر وقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں روکاوٹ پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے تشویش کا موجب ہو۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

تا اس اقتصادی بدحالی کے زمانے میں غریب احمدی کثیر رقم کے زیر بار نہ ہوتے

(۴) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنوں کے نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر جموں و کشمیر اور پریس کو روانہ کی جائیں۔

خواجہ محمد مختار از بانڈی پورہ کشمیر

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ بعارضہ اپنڈے سائٹس بیمار تھے۔ ۲۲ر اگست میو ہسپتال لاہور میں ان کا اپریشن ہوا۔ تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ شیخ صاحب کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے بھی اپریشن کرایا ہوا ہے۔ تا حال انہیں آرام کلی نہیں ہوا۔ احباب درد دل سے ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد اختر سٹاف وارڈن لاہور (۲) خاکسار کو ایک بالکل جھوٹی رپورٹ کی بنا پر پوسٹماسٹر صاحب نے نوکری سے برطرف کر دیا ہے۔ اور بندہ کا کیس پولیس

درخواست دعاء

جناب قبلہ والد سید عبد المجید صاحب احمدی آف منصوری کی طبیعت بعارضہ نکار بنکل ایک ماہ سے علیل ہے ان دنوں بوجہ ضعف کے حالت تشویشناک معلوم ہوتی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعاؤں کیلئے التجا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد صحت بخشے آمین ثم آمین۔ (خاکسار:۔ سید عبد الحی احمدی آف منصوری حال وارد قادیان)

ایک نفع مند تجارت کا غیر معمولی موقع

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے علاقہ سندھ میں احمد آباد سنڈیکیٹ کے اہتمام میں بہت سی زرعی زمین خریدی ہوئی ہے۔ جس میں سے علاوہ حصہ انجمن اندازاً ساڑھے سات ہزار من کپاس ان مزارعین کی ہوگی۔ جو نصف بٹائی پر وہاں کام کرتے ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ مزارعین والی کپاس مناسب شرح پر خرید کر اور انجمن کی کپاس کے ساتھ ملا کر اکٹھی دلائی کرائی جائے۔ اور اگر خدا چاہے۔ تو بعد دلائی کل کپاس یکجا فروخت کر دی جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جا سکے اس غرض کیلئے پچاس ہزار روپیہ تک درکار ہوگا۔ گزشتہ تجربہ اور آئندہ کی امید کی بناء پر توقع کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ دس روپیہ فی صدی شرح کے مطابق نفع حاصل ہوگا اس لئے احمدی احباب کو یہ زرّیں موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دوست جن کا روپیہ فروری یا مارچ ۱۹۳۷ء کے آخر تک فارغ پڑا رہے گا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی مزارعین کی کپاس خریدنے میں صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اور اندازاً اچھ ماہ روپیہ لگا کر مندرجہ بالا نفع جو سالانہ حساب کے مطابق تقریباً بیس فیصدی پڑے گا۔ حاصل کر لیں۔

خواہشمند اور صاحب مقدور احباب روپیہ بذریعہ بیمہ براہ راست ایجنٹ امپیریل بنک آف انڈیا میرپور خاص سندھ کو بھیجدیں۔ اور بیمہ کے اندر خط ڈال کر ایجنٹ موصوف کو ہدایت کر دیں۔ کہ یہ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حساب میں جمع کر لیا جائے۔ روپیہ بھجواتے ہوئے مجھے بھی اطلاع دی جائے۔ تاکہ کھاتہ متعلقہ میں اسم وار رقوم درج کر لی جائیں۔ سابقہ اعلان چونکہ زیادہ واضح نہیں تھا لہذا یہ جدید اعلان بغرض اطلاع عام کیا جاتا ہے۔

المعلن:۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

دُنیا کو ایک مصلحِ ربّانی کی ضرورت

اخبار "سٹیٹسمین" کا اظہارِ حقیقت

موجودہ زمانہ کی اخلاقی - تمدنی - اقتصادی اور سیاسی خرابیاں اخلاق و انسانیت کا افسوسناک تنزل بین الاقوامی سیاسیات کی اندوہناک الجھنیں - بساطِ سیاست سے امن و تہذیب اور عدل و انصاف کا المناک فقدان - مصالحت و مفاہمت کی بجائے تمرد و فرعونیت کی نمائش اور آہن و آتش کے خونیں مظاہرے ان تمام باتوں نے اہلِ عالم کے سنجیدہ اور سلیم الطبع طبقہ کو مجبور کر دیا ہے - کہ وُہ زمانہ کی اس المناک صورتِ حالات پر حسرت و یاس کے آنسو بہاتا ہوُا اپنی چشمِ انتظار کو کسی ایسی ہستی کی طرف لگائے - جس کے ناخنِ تدبیر میں اس پیچیدہ عقدہ کو سلجھانے کی صلاحیت ہو - اور جو اس مادہ پرست خود غرض اور ریا کار دُنیا کو قعرِ مذلت و بداخلاقی سے نکال کر اوجِ تہذیب و اخلاق تک پہونچا دے چنانچہ نہ صرف مسلمان - بلکہ تمام مذاہب کے لوگ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں - کہ اس وقت زمانہ کسی مصلحِ ربانی کا محتاج ہے - مگر افسوس کہ جس شدت کے ساتھ مصلحِ زماں کی ضرورت کا احساس کیا جاتا ہے - اس قدر اس کے پہچاننے میں عقل و فراست سے کام نہیں لیا جاتا ؛

اینگلو انڈین اخبار "سٹیٹسمین" اپنے ایک افتتاحیہ میں ایک مصلحِ زماں کی ضرورت پر زور دیتا ہوُا لکھتا ہے :-

"ہم نے متعدد دفعہ "سٹیٹسمین" میں اس خیال کا اظہار کیا ہے - کہ دُنیا کو اب سوائے اس بات کے اور کوئی چیز نجات نہیں دلا سکتی - کہ لوگوں کے دلوں میں ایک تبدیلی واقع ہو جائے - لیکن چونکہ ہم اپنے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے - خود غرضی - حرص و ہوا - جذباتِ خود پسندی - قومی منافرت - اور بداعتمادی سے اپنے آپ کو پاک کرنے سے قطعاً قاصر ہیں - اس لئے ہمیں سوائے ایک مصلح کے اور کوئی نہیں بچا سکتا - زمانہ جس چیز کو پکار رہا ہے - وُہ ہٹلر یا مسولینی ایسا کوئی بہت بڑا قومی لیڈر نہیں - بلکہ زمانہ کو بنی نوع انسان کے ایسے رہنما کی ضرورت ہے جو قومیت مذہب اور رنگ کے تمام امتیازات سے ارفع ہو - اور جو براہ راست تمام دُنیا کے لوگوں کے دلوں سے خطاب کرے - خواہ وُہ فرانسیسی ہوں - یا جرمن - جاپانی ہوں - یا برطانی - عیسائی اور ہندو ہوں - یا مسلمان - لاسلکی اور ہر قسم کے فوری ذرائع رسل و رسائل کی وجہ سے اس زمانہ میں اس قسم کی عالمگیر تحریک کا فروغ بالکل ممکن ہے - ضرورت صرف ایک بین الاقوامی انسانی محرک کی ہے - جس کی طاقت ہٹلر اور مسولینی ایسے دُنیا وی لیڈروں کے ہم پلہ ہو - دُنیا ایسے شخص کے انتظار میں ہے لیکن وُہ ابتک ظاہر نہیں ہوتا - جبکہ اس کی بے حد ضرورت ہے - اور ہم ہیں - کہ نئی نئی ایجادات کے ذریعہ ایک دوسرے کو وسیع پیمانہ پر ہلاک کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں"

بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کے نصب العین پر تبصرہ کرتا ہوُا اخبار مذکور لکھتا ہے :-

"اس قسم کا مسلک عیسائیت کی تعلیم میں موجود ہے - لیکن اسے فراموش کر دیا گیا ہے - اور اب اسے دوبارہ دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک مصلح اعظم کی ضرورت ہے"

قبل اس کے کہ اس مصلح اعظم کی آمد کا ذکر کیا جائے جس کا لوگوں کو اپنے خود ساختہ نقشوں کی رُو سے ابھی تک انتظار ہے - ہم یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں - کہ رحم اور عفو کے متعلق عیسائیت کی تعلیم میں جو افراط پائی جاتی ہے - اس نے موجودہ زمانہ میں اس تعلیم کو بالکل ناکارہ - اور ناممکن العمل بنا دیا ہے - حضرت مسیح علیہ السلام کی یہ تعلیم کہ بدی کا مقابلہ نہ کرو - اور اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے - تو دوسرا بھی اس کے آگے کر دو - ان کے اپنے زمانہ کی مقتضیات کے مطابق ہو - تو ہو - لیکن اس زمانہ میں نہ اس پر عمل کیا جا رہا ہے - اور نہ ایسا کرنا ممکن ہی ہے پھر حضرت مسیح علیہ السلام ایک خاص قوم کے مصلح تھے - انجیل میں ان کا اپنا یہ قول موجود ہے - کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا ہوں - اور دوسری قوموں کو انہوں نے اپنے حلقۂ عمل سے خارج بتایا ہے - اس لئے عیسائیت کی تعلیم کا احیاء دُنیا کو موجودہ مشکلات میں سے نہیں نکال سکتا - اس وقت اگر کوئی تعلیم دُنیا کی نجات کی متکفل ہو سکتی ہے - تو وُہی جو تمام دُنیا کے ہادی - اور عالمگیر مصلح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے - اور جس کا دوبارہ احیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہو رہا ہے - اور یہ بھی اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت ہے - اس وقت ہر ایک مذہب کے پیرو - خواہ وُہ ہندو ہیں یا عیسائی - یہودی ہیں یا زرتشتی - کھلے اور واضح الفاظ میں یہ اعتراف کر رہے ہیں - کہ اس وقت روحانی مصلح کی ضرورت ہے - اور اس کے بغیر دنیا کی اصلاح ممکن نہیں - اس کے ساتھ ہی انہیں باحسرت و یاس یہ بھی اعتراف کرنا پڑتا ہے - کہ باوجود اس کے کہ زمانہ مصلح کا ازحد محتاج ہے - مخلوق اس کے لئے بے تاب ہے - مگر وہ نہیں آتا -

ان سب مذاہب کے مقابلہ میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے پیرو فخر کے ساتھ اپنا سر بلند کر کے کہہ سکتے ہیں - کہ اسلام اور صرف اسلام نے ساری دُنیا کے لئے مصلح پیش کیا ہے - اور وُہ مصلح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں - جو مسلمانوں کے لئے مہدی ہیں - عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن - آپ کے سوا نہ کسی نے تمام دُنیا کے لئے مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا - اور نہ کوئی پیش کیا جا سکتا ہے ؛

پس ایک طرف اسلام کی تعلیم کا جامع اور عالمگیر ہونا ہر قوم اور ہر زمانہ کا اس میں لحاظ رکھا جانا - اور دوسری طرف اسلام میں مصلح موعودؑ کا کھڑا ہونا اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے - کہ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کو اس وقت جبکہ وُہ روحانی مصلح کی ضرورت کا پوری طرح احساس کر رہی ہے - محروم نہیں رکھا - بلکہ اپنا ایک برگزیدہ بندہ بھیج دیا ہے - اب یہ اہلِ دُنیا کا فرض ہے - کہ وُہ دل کی آنکھیں کھولکر اسے دیکھیں اور کانوں کے پردے ہٹا کر اس کی باتیں سُنیں - یا پھر کبھی نہ پورے ہونے والے قیاسات میں اُلجھے رہیں ؛

اس موقعہ پر ہم احمدی احباب سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں - کہ اب جبکہ دُنیا روحانی مصلح کے لئے بے تاب ہو رہی ہے - ان کا فرض ہے - کہ اپنی تبلیغی جدوجہد کو بہت وسیع کر دیں - اور اس کے ساتھ ہی حضرت امیر المومنین

ذکر و فکر

اسلامی جنت کیا ہے؟

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

جنت کیا ہے۔ اور کیسی ہوگی۔ اس کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصولاً فرمادیا ہے۔ کہ نہ کسی آنکھ نے اسے دیکھا۔ نہ کسی کان نے وہاں کی آوازیں سنیں۔ اور نہ کسی دل میں اسکا نقشہ ٹھیک کھینچ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ آئندہ آنے والی چیز ہے۔ اور اس عالم سے مختلف۔ مگر سمجھانے کے لئے قرآن مجید نے جو خاکہ اس کا ہمارے سمجھنے کو بیان کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ مگر سچ تو یہ ہی فرمادیا ہے کہ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ اہل جنت کے لئے کیا کیا راحتیں اور انعام ہم نے رکھے ہیں۔ اب مختصر بیان سنیئے:-

وسعت:- وہ بے حد عظیم الشان ملک ہوگا۔ جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کی وسعت کے مشابہ ہے۔

دوام:- وہاں کی رہائش دائمی اور ابدی ہوگی۔ اور اس میں داخل ہوکر پھر کبھی کوئی نکالا نہیں جائیگا۔

جنتیوں کی اپنی حالت:- نہ ان کو موت آئیگی۔ نہ وہ بیمار ہونگے۔ نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم نہ تکان۔ اور ہر فکر اور تکلیف اور بے اُنسی سے آزاد ہونگے۔ دائمی سرور میں رہیں گے۔ اور جہاں چاہیں گے رہیں گے۔ ان کی تعظیم۔ عزت۔ اور خاطر معزز مکرم مہمانوں کی طرح ہوگی۔ دنیا میں ان کو ستانے والے مخالف اور دشمن سامنے ذلیل حالت میں جہنم میں ہونگے۔ جنتی جو خواہش کریں گے۔ وہ پوری ہوگی

جنت کی عام حالت:- اس میں مختلف مدارج ہونگے۔ اور تمام نعمتیں اس میں ہونگی۔ ہر چیز آرام دہ ہوگی۔ پھیلے ہوئے گھنے سائے اور باغات جن میں نہ سردی تکلیف دہ ہوگی نہ گرمی۔ موسم معتدل رہیگا وہ باغ بے خزاں ہوگا۔ اور نہایت سرسبز۔

درخت:- سایہ دار اور میوہ دار ہونگے اور وہاں کے سب میوے کھانے کے قابل ہونگے۔ اور ہر موسم میں اور ہر وقت درخت اثمار سے لدے ہوئے ہونگے گھنے سبز درختوں کے نیچے گھٹاٹوپ سایہ ہوگا۔ اور پھلدار ٹہنیاں زمین سے آکر لگ جائیں گی۔

نہریں اور چشمے:- بہتے ہوئے پانی کی نہریں اور جوش مارتے ہوئے آبِ مصفّٰے کے چشمے بکثرت اس میں بہتے ہونگے۔

کھانا:- میوے افراط ہونگے۔ مثلاً بیر بغیر کانٹوں کے۔ کیلے اور ایسے ہی پھلدار میوے۔ انگور۔ کھجور۔ انار اور اس کے علاوہ ہر قسم کے پسندیدہ میوے۔ وہاں کے خوشے اور پھل بہت آسانی سے توڑے جاسکیں گے۔ لذیذ پرندوں کا گوشت اور دیگر ہر قسم کا گوشت جو کسی کو مرغوب ہو۔ کھانے کے برتن شیشے اور چاندی کے ہونگے۔

پینا:- بہتا خوشگوار پانی۔ مصفّٰی شہد اور تازہ دودھ کی نہریں۔ اور شرابیں مختلف قسم کی جن میں بعض میں کافور اور بعض میں زنجبیل کی ملونی ہوگی۔ ایک خاص شربت بنام شراب طہور اور دیگر اقسام جن کی بوتلوں پر مشک سے مہریں لگی ہونگی پینے کے لئے آبخورے۔ پیالے۔ گلاس اور آفتابے ہونگے۔ اور شرابوں میں یہ خصوصیت ہوگی۔ کہ وہ نہ سر کو چڑھیں گی۔ نہ ان کی وجہ سے بیہودہ بکواس کریں گے نہ عقل زائل ہوگی۔ بلکہ صرف سرور ہوگا

مکانات:- نہایت اعلےٰ اور پاکیزہ محلات اور بالاخانے ہونگے۔ اور حسب خواہش خیمے بھی قیمتی مہیا کئے جائیں گے

فرش اور لباس:- بیٹھنے کے لئے سنہری اور جڑاؤ تخت ہوں گے۔ جن پر سندس اور ریشمی قالین بچھے ہونگے۔ گاؤ تکیے لگے ہونگے۔ اور وہ آمنے سامنے مجلس لگا کر بیٹھا کریں گے۔ زندہ دل اور پاکیزہ مذاق بھی ان کی مجلسوں میں ہوگا۔ مگر لغو اور گناہ کی کوئی بات نہ ہوگی۔ لباس ان کا سبز باریک ریشم اور گاڑھے ریشم کا ہوگا۔

زیورات:- سونے چاندی اور موتیوں کے کنگن ان کے ہاتھوں میں ہونگے۔

خادم:- کم عمر لڑکے ان کے خدمت گار ہونگے۔ جو ہمیشہ ایک ہی عمر کے رہینگے۔ اور وہی ان کو کھلانے پلانے کی خدمت بجا لائیں گے۔

عزیز اور رشتہ دار:- جنتیوں کے بزرگ اور والدین بیویاں اور اولاد اگر وہ بھی صاحب ایمان تھے۔ تو ان کے پاس ہی رہیں گے۔ اور ان کا کنبہ متفرق اور پراگندہ نہیں ہوگا۔

جنت کی بیبیاں:- جنت میں خاص طور پر اس عالم کی دلپسند بیبیاں ہونگی۔ جو پاکیزہ ہمعمر نوجوان نیچی نظر رکھنے والیاں باحیا۔ نیکی مجسم۔ محفوظ۔ نہایت معزز۔ مکرم اور نہایت ہی خوبصورت و خوب سیرت ہونگی۔

فرشتوں سے تعلق:- ملائکہ ہر دروازہ سے داخل ہوکر بہشتیوں کو سلام کیا کرینگے اور ان کو بشارات دیا کرینگے۔ اور ہر وقت ان کے لئے سلامتی کی دعا کیا کریں گے

کلام:- وہاں نہ لغو ہوگا نہ جھوٹ۔ نہ کج بحثی نہ گناہ کی کوئی بات۔

عبادت:- تسبیح اور تحمید یعنی اللہ تعالےٰ کی پاکی اور اس کی حمد بیان کرنا ان کی دائمی عبادت ہوگی۔

آپس کے تعلقات:- تمام جنتیوں کے آپس کے تعلقات محبت اور ایک دوسرے کے بہی خواہی پر مبنی ہونگے۔

خدا تعالےٰ سے تعلق:- اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہونگے۔ ہمیشہ ان کا علم ترقی کرتا رہے گا۔ وہ دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے اور خدا کی مغفرت ان کو ڈھانک لیگی قرب الٰہی اور وصل الٰہی سے جن کے متعلق تفاصیل وقت پر معلوم ہوں گی۔ بہرہ اندوز ہوں گے۔ ہر وقت زندگی بخش کلام اور سلام خدا کی طرف سے ان کو پہونچیگا۔ اور یہ تمام نعمتیں غیر منقطع بلکہ ہمیشہ ترقی پذیر رہیں گی۔

یہ تمام باتیں میں نے قرآن مجید سے لکھی ہیں۔ اب کیا کوئی عقلمند اس جنت پر کوئی اعتراض کرسکتا ہے۔ گو ہم نہیں جانتے کہ اس رُوحانی عالم میں کیسے جسم اور کیسے حواس ہوں گے۔ مگر بالفرض ہم ان الفاظ کو اسی طرح لے لیں۔ جس طرح وہ بیان کئے گئے ہیں۔ پھر بھی اس اسلامی جنت پر کسی قسم کا اعتراض کوئی سلیم العقل شخص نہیں کرسکتا۔ بشرطیکہ وہ انسانی فطرت سے واقف ہو۔ اور جنت کے تمام انعامات کو بنظر مجموعی دیکھے۔ جہلا کی طرح صرف عورت اور شراب کے دو لفظ لیکر کج بحثی نہ شروع کردے۔

رفیق اور ربانی

جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیس اور آپکی صحبت میں رہنے والوں کے لئے ایک مذہبی اصطلاح صحابہ کی قائم ہوچکی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کیلئے ایک الہامی اصطلاح "رفیق" کی حضور کے الہامات میں موجود ہے چنانچہ ایک الہام آپ کا یہ ہے۔ کہ "رفیقوں کو کہدو۔ کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔" گویا ایماء الٰہی سے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کیلئے یہ اصطلاح قائم ہوگئی ہے۔ اس لئے اگر ہوسکے۔ تو بجائے صحابی مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق حضرت مسیح موعودؑ اور صحابہ مسیح موعود کی جگہ رفقائے حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ استعمال کرنے زیادہ موزوں ہونگے۔ مسیح ناصری کے صحابہ کا نام خدا تعالیٰ نے حواری رکھا ہے۔ پس مختلف انبیاء کے صحابہ کیلئے مختلف اصطلاحات کا ہونا کوئی حرج نہیں بلکہ حکمت پر مبنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سب انبیا کی صحبت سے زیادہ معجز نما تھی۔ اسلئے آپکے ساتھیوں کا نام صرف صحابہ ہونا انکی عظمت و شرف پر دلالت کرتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ حلم اور رفق پر زور دیتے ہیں۔ اور آپکا ایک الہام خذوا الرفق خذوا الرفق فان الرفق راس الخیرات بھی ہے۔ اس لئے آپکے رفیق نہ صرف ظاہری معنوں میں ہی رفیق ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ ان میں رفق ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ایک اور اصطلاح ہے جسے ہمارے سلسلہ میں [illegible] کی جگہ ایک دوسری اصطلاح قائم کرنی چاہئے۔ یعنی جو لوگ ہمارے ہاں مولوی کہلاتے ہیں۔ انکو بجائے مولوی کے ربانی کہنا چاہئے۔ کیونکہ قرآنی اصطلاح یہی ہے۔ اور یہی وہ مبارک زمانہ ہے جب ہم اپنی ہر قسم کی اصطلاحیں رائج کرسکتے ہیں۔ اس کی ۴۴

۴۳ زیادہ ضرورت اس لئے ہے کہ آج کل ایک ہندو سکھ۔ دہریہ بھی پنجاب یونیورسٹی کے طفیل مولوی بن سکتا ہے؛

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند۔

ایاز خان بوڈاپسٹ میں اسلام کا سورج چمکانا چاہتا ہے

اسلام کی نئی تحریک کے مبلغ سے انٹرویو

مندرجہ ذیل مضمون چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز - بی اے - ایل ایل بی مبلغ اسلام بوڈاپسٹ کے متعلق بوڈاپسٹ کے اخبار Magyar Hirlap. مورخہ ۱۲ - جولائی میں ڈاکٹر برنارڈی کے قلم سے شائع ہوا ہے (سکرٹری صیغہ مشن ہائے بیرون ہند تحریک جدید قادیان) :-

چونکہ بوڈاپسٹ ڈینیوب کی ملکہ ہے۔ اس لئے اس کے تخت کی زیارت کے لئے زائرین عموماً آتے رہتے ہیں۔ جو ہز میجسٹی کے حضور آداب بجا لاتے ہیں۔ لیکن ایاز خان جو ہندوستان کی دو یونیورسٹیوں کا قانون اور آرٹ کا عالم ہے۔ اور دینیات کا ماہر۔ وہ خاص الخاص زائرین میں سے ایک ہے۔ اس کی عمدہ شباہت اور دلکش پگڑی ہمارے شہر میں ایسی ہی مشہور عام ہے۔ جیسی کہ "گل بابا" کی تاریخی یادگار۔ قدرتی طور پر ہمارے دلوں میں گل بابا کی یاد بوجہ "پھولوں کا باپ" ہونے کے ہے۔ مگر ایاز خان اپنے غیر معمولی ارادوں کی وجہ سے ہمارے قلوب پر حاوی ہے۔ وہ بوڈاپسٹ کی ملکہ کو سلام کرنے نہیں آیا۔ بلکہ اُسے فتح کرنے آیا ہے کیونکہ وہ ہنگری کو اسلام قبول کرانا چاہتا ہے۔

مسیح محمدی

میں ایک اور بیرسٹر دوست کے ہمراہ تحقیق حق کے لئے۔ اور مذہبی معاملات پر گفتگو کرنے کے لئے ایاز خان کے پاس گیا۔ اس کے سادہ کمرہ میں ہر سہ الہامی مذاہب (عیسائیت۔ اسلام اور یہودیت) کی نمائندگی ہو رہی تھی۔ اور ہماری گفتگو Lessing کے مشہور ڈرامہ سے کم نہ تھی۔ اس ڈرامہ کے ایکٹرز عقلمند ناتھان۔ سلطان صلاح الدین اور کرد سٹیفن بھی علے الترتیب یہودی، مسلمان اور عیسائی ہی تھے۔ مگر ہمارے ڈرامہ میں حالات کی ذرا تبدیلی تھی۔ یہاں پر عقلمند کا خطاب ایاز کے شایانِ شان تھا۔ لہٰذا اس ڈرامہ میں ناتھان (ڈاکٹر برنارڈ یہودی) سوال کرتا ہے۔ اور صلاح الدین ایاز المعروف "عقلمند" جواب دیتا ہے:-

اُس نے جواباً کہا۔ "سچا اور عالمگیر مذہب اسلام ہے۔ اور یہی وہ مذہب ہے جس کی تلاش میں یورپ کے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں۔ مگر محروم ہیں۔ اسلام تمام مذاہب کا مجموعہ ہے۔ اس میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی زبردست وحی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی انکساری۔ اور تمام نبیوں کی سچائی موجود ہے۔ عیسائی لوگ بائیبل کے نبیوں کو وہ درجہ عظمےٰ نہیں دیتے۔ جو اسلام ان کو دیتا ہے۔ یہودیت اور عیسائیت کسی ایک گروہ یا نسل کا مذہب ہو۔ تو ہو۔ مگر تمام بنی آدم کا اصل مذہب اسلام ہی ہے۔ اسلام کی روح رواں امن ہے۔ اور اسلام کا لفظ ہی بتاتا ہے۔ کہ دنیا میں امن کا قیام اسلام ہی سے وابستہ ہے"۔

اس کے الفاظ میں جوش۔ اور آگ تھی۔ بھورے رنگ کا چہرہ تمتما تا تھا۔ اور سیاہ چمکیلی آنکھیں ذکاوت کی تیزی ظاہر کر رہی تھیں۔ جوابات کو جاری رکھتے ہوئے اس نے کہا:-

"مذہب اسلام موقعہ و محل کا خاص خیال رکھتا ہے۔ اس لئے قابل عمل ہے۔ اب جبکہ یورپ توہمات سے بھرا ہوا تھا خدا تعالےٰ نے۔ اندھیروں کو دور کرنے کے لئے احمد علیہ السلام کو بھیجا۔ "جونہی کہ یورپ نے عقل اور سوچ میں ترقی کی۔ جماعت احمدیہ نے اسلام کی عملی اور آزاد تعلیم کو پیش کر دیا۔ (اب پھر پردہ اٹھتا ہے اور وہ اور بھی تیز ہو کر کہتا ہے) جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد یا احمدؑ۔ یا "مسیح محمدی" یا مہدی اعظم ہیں اور اسی نبی آخر زمان کی انتظار مسلمانوں کو تھی۔ جو کہ دنیا کے ہفتم ہزار سال میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ وہ عیسائیوں کے لئے مسیح۔ مسلمانوں کے لئے مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہو کر اسلام کی عالمگیر تعلیم کو تمام اقوام میں رواج دینے کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے ہیں"

حضرت مسیح کے متعلق احمدیوں کی تحقیقات

ایاز خان نے ہمیں ہنگری کے مشہور مصنفوں اور مستشرقین کی کتابوں سے حوالے دکھائے مثلاً Goldziere Ignace. اور Vamberi Armin.

جولیس جرمانوس کی شہادتوں سے ثابت کیا۔ اہل مشرق کی تحقیق کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مقبرہ سری نگر کشمیر میں ہے۔ جس کو لوگ یوز آسف کی قبر خیال کرتے ہیں۔ احمدیوں کے بیانات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی کے متعلق نہایت عجیب ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے دشمنوں کے ہاتھوں سے بچ کر فارس۔ افغانستان اور ہندوستان وغیرہ ملکوں سے ہو کر سری نگر میں پہنچے۔ اور وہاں ہی انہوں نے زندگی کے آخری لمحے گزارے۔

احمدیوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ بابل کے قید خانہ سے رہائی کے بعد صرف چند یہودی ہی واپس فلسطین گئے تھے۔ ورنہ باقی سب مشرق کی جانب بڑھے۔ اور افغانستان اور کشمیر وغیرہ میں آباد ہو گئے۔ افغان خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ یہودی النسل ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے دوران سفر میں افغانوں کو تبلیغ کی۔ اور وہ ان کے متبع ہو گئے۔ پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے افغانستان کو اسلام قبول کرایا۔ اور ساتویں صدی عیسوی کے بعد ہندوستان میں بھی اسلام کا ڈنکا بج گیا۔

جماعت احمدیہ

یہ تمام دلائل اور ثبوت احمدیوں کے اصل الاصول ہیں۔ جن کی بنا پر وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود ہیں۔ جو قادیان میں رہتے ہیں۔ اور تمام دنیا میں ان کے مشن کام کر رہے ہیں۔ لنڈن اور شکاگو میں ان کی مسجدیں بھی موجود ہیں۔

بوڈاپسٹ اسلام کا مرکز ہوگا

ایچ۔ اے۔ ایاز مبلغ اسلام نے کہا کہ۔ "جنوب مشرقی یورپ میں بوڈاپسٹ اسلام کی اس تازہ جماعت کا مرکز ہوگا"۔

میں نے پوچھا۔ "بوڈاپسٹ کیوں مرکز ہوگا"!

اُس نے جواب دیا۔ "ہنگری کے لوگ بھی شرقی النسل ہیں۔ اور اس ملک میں ترک مسلمانوں نے اسلام کی کئی یادگاریں چھوڑی ہیں۔ جو ابھی تک قائم ہیں"۔

ایاز خان نے ہنگری کے متعلق کئی مضامین مسلم ٹائمز۔ الفضل۔ اور سن رائز میں سے دکھائے جو اُس نے یہاں سے لکھ کر بھیجے۔ وہ کہتا ہے ہنگری کے لوگ مہمان نوازی اور اخلاق فاضلہ کی ایسی مشرقی خوبیاں رکھتے ہیں۔ کہ اس ملک میں اسلام کو زندہ کرنے کے لئے ان کی خوبیاں میرے لئے زرخیز زمین کا کام دے رہی ہیں۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے۔ اور انتہائی کوشش کر رہا ہے۔ کہ بوڈاپسٹ پر اسلام کا آفتاب آب و تاب سے چمکے۔ وہ کہتا ہے:-

"یہ ہوگا۔ اور ہو کر رہے گا"! (دفتر انشم)

الفضل کا مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

جاپان۔ انگلستان اور امریکہ کی بحری جنگی طاقتیں

جاپان اور چین کے تعلقات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

جاپان کی بحری طاقت

(کوبے ۷ اگست) دنیا کی بڑی بڑی بحری طاقتوں میں جو معاہدات اس وقت تک قائم تھے (یعنی معاہدہ واشنگٹن اور معاہدہ لنڈن) ان کی میعاد یکم جنوری ۱۹۳۷ء کو ختم ہو جائے گی۔ بعدہٗ بحری طاقت کے بارے میں جاپان پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ اور وہ آزاد ہوگا۔ کہ جتنا بڑا جنگی بیڑہ چاہے تیار کرے۔ ۱۹۳۶ء کے آخر تک جاپان معاہدہ واشنگٹن اور معاہدہ لنڈن کی رو سے پابند تھا۔ کہ اس کی بحری طاقت امریکہ اور برطانیہ کی طاقتوں کے مقابلہ میں پانچ اور تین کی نسبت سے تجاوز نہ کرے۔ اب جبکہ متذکرہ بالا معاہدات ختم ہونے کو ہیں برطانیہ نے لنڈن میں پھر ایک کانفرنس بدیں غرض بلائی تھی۔ کہ ختم ہونے والے معاہدات کی جگہ لینے کے لئے کوئی اور سمجھوتہ قرار پاجائے۔ مگر اس کانفرنس میں جاپان نے یہ بات پیش کی۔ کہ آئندہ وہ یہ پابندی اپنے اوپر لینے کو تیار نہیں۔ کہ اس کی بحری طاقت واشنگٹن کے معاہدہ کی رُو سے قائم شدہ نسبت سے تجاوز نہیں کریگی۔ اور یہ کہ وہ اپنے آپ کو حقدار خیال کرتا ہے۔ کہ اپنی ضروریات کے مطابق جس قدر بحری طاقت ضروری سمجھے تیار کرے اور رکھے۔

نام نہاد پابندی

دوسری طاقتوں نے چونکہ جاپان کی یہ بات قبول نہ کی۔ اس لئے جاپان کانفرنس سے علیحدہ ہوگیا۔ اور اب اس پر کوئی پابندی نہیں۔ اور چونکہ جاپان پر پابندی نہیں۔ اس لئے درحقیقت کسی بھی ملک پر پابندی نہیں۔ کیونکہ گو بعض دوسری طاقتوں نے برضاء و رغبت اور ایک قسم کے باہمی سمجھوتہ کے رنگ میں اپنے اوپر کچھ قیود عائد کرلی ہیں۔ مگر ان قیود میں ہی ایسی شقیں موجود ہیں۔ کہ اگر کوئی ایسا ملک جو اس سمجھوتہ میں شریک نہیں اپنی بحری طاقت میں ایسی زیادتی کرے۔ جس کے نتیجہ میں معاہدہ میں شامل ہونے والے کسی ملک کی نسبتی طاقت پر اثر پڑتا ہو۔ تو یہ معاہدہ میں شامل ہونے والا ملک اس بات کا حقدار ہوگا۔ کہ حسب ضرورت اپنی طاقت میں اضافہ کرے۔ جاپانی بیڑے کی زیادتی کا اثر برطانیہ اور امریکہ کی نسبتی طاقت پر پڑتا ہے۔ اور برطانوی اور امریکن بیڑوں میں زیادتی تمام دوسری دول کے بیڑوں پر اثر رکھتی ہے۔ اسی لئے حقیقت یہی ہے۔ کہ معاہدات واشنگٹن اور لنڈن ختم ہونے کے بعد کسی حکومت پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔

جاپان کیا چاہتا ہے

کہنے کو تو جاپان نے یہ بات کہدی۔ کہ اگر وہ ضرورت سمجھے۔ تو برطانیہ اور امریکہ کے برابر بیڑہ رکھنے کا حقدار ہے۔ مگر نہ تو اس کے لئے یہ آسان ہے۔ کہ ان دو طاقتوں کے بیڑوں کے برابر اپنے بیڑے کی طاقت کو لے آئے۔ اور نہ ہی غالباً اس کی ایسا کرنے کی نیت ہے۔ کیونکہ جاپان کیلئے یہ ضروری نہیں۔ کہ اس کی طاقت امریکن اور برطانوی بیڑوں کے برابر ہو۔ جاپان کے مد نظر جو بات ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ بحرالکاہل کے مغربی پانیوں میں کوئی دوسری طاقت اس کے بالمقابل آنے کے قابل نہ رہے۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر بھی جنگی جہاز ضروری خیال کئے جائیں ان کی ساخت جاپان میں یقینی سمجھنی چاہیئے۔

امریکہ کی بحری تیاریاں

جاپان میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق امریکہ میں اس وقت ۷۶ جہاز زیرتعمیر ہیں۔ جن کے ٹنیج کا مجموعہ ۲۲۰۰۰۰ ہے اور ۴۷ جہاز ۱۷۸۰۰۰ ٹن کے ایسے ہیں۔ کہ ان کے نقشے اور اندازے وغیرہ مکمل ہوچکے ہیں۔ مگر ان کا پیندا ابھی دھرا نہیں گیا۔ علاوہ ازیں امریکہ کی یہ بھی تجویز ہے۔ کہ ۱۹۳۷ء سے شروع کرکے ہر سال دو بڑے جہاز تیار کرے۔ اور ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے ایسے جہاز جو خود نہیں لڑتے۔ مگر لڑنے والے جہازوں کی متعدد ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ ان جہازوں کے بارہ میں امریکہ کا ایک دس سالہ پروگرام ہے۔ جس کے اختتام پر امریکہ کا کل بیڑا ۲۱۶ جہازوں پر مشتمل ہوگا۔ جن کا مجموعی ٹنیج ۱۲۲۵۰۰۰ ہوگا۔ اس عرصہ میں زائد المیعاد ہوجانے کی وجہ سے بہت سے موجودہ جہاز توڑے جاچکے ہونگے۔

برطانیہ کی بحری طاقت

اسی طرح برطانیہ میں اس وقت ۲۳ جہاز زیر ساخت سمجھے جاتے ہیں۔ جن کا ٹنیج ۳۱۰۰۰۰ ہے یہ مکمل ہونے پر برطانوی بیڑا ۱۹۲ جہازوں پر مشتمل ہوگا۔ جن کا مجموعی ٹنیج ۱۲۷۰۰۰۰ ہوگا

جاپان کی بحری طاقت

جاپان میں اس وقت ۲۵ جہاز زیر ساخت ہیں۔ جن کا مجموعہ ۷۲۰۰۰ ٹن ہے۔ مزید براں ۸ جہاز جن کا مجموعہ ۲۰۰۰۰ ٹن ہے۔ ایسے ہیں۔ جن کا پیندا ابھی دھرا نہیں گیا۔ یہ جہاز تیار ہوجانے پر جاپانی تعمیری پروگرام کے مرحلہ اول اور دوم تکمیل کو پہونچ چکے ہونگے۔ جن کے بعد کی تعمیر کا فیصلہ دوسری دول کے بیڑوں پر نظر رکھتے ہوئے کیا جائیگا۔

جنرل چیانگ کا اگلا قدم

چین کے جنوب مغربی حصہ میں جو متحدہ محاذ بعض لوکل لیڈروں نے جنرل چیانگ کے خلاف تیار کیا تھا۔ اس کو جنرل موصوف نے کالعدم کردیا ہے اور علاقہ کوانگسی میں جو مخالف عناصر موجود ہیں۔ وُہ بھی زیر ہونے کو ہیں۔ لہٰذا اب چین کے حالات میں دلچسپی رکھنے والوں کے سامنے یہ سوال ہے۔ کہ جنوب مغرب کے معاملات سے فارغ ہوکر جنرل چیانگ اپنی توجہ کس طرف پھیرینگے۔

شمالی چین میں معاملات کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ جنرل چیانگ اب ادھر کا رخ کرینگے اور اس ملک میں موصول ہونے والی بعض اطلاعات سے بھی یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ حال میں جنرل مذکور نے کیولنگ میں نینکنگ کے رہنماؤں کی جو کانفرنس منعقد کی تھی۔ اس کی غرض یہ تھی۔ کہ ایک تو علاقہ کوانگسی کی مخالفت کو دبانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور دوسرے شمالی چین میں مرکزی چینی حکومت کے اقتدار کو مضبوط کرنے کی کیا صورت کی جائے لہٰذا یہ باور کیا جاتا ہے۔ کہ ممکن ہے جنرل چیانگ آڈونس علاقہ پر مرکزی اثر قائم کرنے کی سعی کریں۔ اوساکا مائنچی کے ۱۳ جولائی کے پرچہ کے مطابق اگر جنرل چیانگ نے ایسی کوشش کی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس علاقہ کے جاپانی عناصر مائل بہ مخالفت ہوجائیں گے۔

جاپان اور چین

جاپان میں دو خیال کے لوگ ہیں۔ ایک تو وہ جو خیال کرتے ہیں کہ جنرل چیانگ کو اپنے اقتدار کو وسیع کرنے میں اب تک جو کامیابی ہوچکی ہے۔ اس کی وجہ سے حوصلہ مند ہوکر اور یہ دیکھکر کہ اب چین اس کی قیادت میں ایسا متفق ہے۔ جیسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ ممکن ہے چیانگ کا رویہ جاپان کے متعلق سخت ہوجائے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب چونکہ وہ عناصر (یعنی جنوب مغرب) جو جاپان کے ساتھ تصفیہ کرنے کے کام میں ہمیشہ چیانگ کے راستے میں حائل ہو جاتے تھے۔ مٹ گئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے وہ کوئی ایسا پہلو اختیار کرے۔ جس سے تصفیہ آسان ہوجائے۔ بہرحال ٹوکیو کا خیال ہے۔ کہ اب وقت آگیا ہے کہ چین اور جاپان کے آپس کے قضیے مٹانے کے لئے مصمم ارادہ کے ساتھ مناسب قدم اٹھایا جائے۔

کیا دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہمارا موٹو ہے؟

از صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے

"ہمارا موٹو کیا ہے" کے عنوان کے ماتحت یا یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔ کہ اس مفہوم کے عنوان کے ماتحت الفضل کی گزشتہ اشاعات میں دو مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ جو اپنے اپنے رنگ میں لطیف پہلو لئے ہوئے ہیں۔ ان چند سطور کے لکھنے سے میرا مدعا کسی نئی بات کا اضافہ کرنا نہیں۔ بلکہ دونوں مضامین کے پڑھنے کے بعد ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور بہت ممکن ہے بعض اور دوستوں کے دل میں بھی پیدا ہؤا ہو۔ اس کے متعلق میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اپنے خیالات کا اظہار کردوں۔

پہلا مضمون جو اس عنوان کے ماتحت ۱۶ اگست کی اشاعت میں شائع ہؤا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مختلف قومیں مختلف مجالس۔ ایسوسی ایشنز اور کلبز اپنا کوئی نہ کوئی ایسا "موٹو" تجویز کرتی ہیں جو ان کے لئے شمعِ ہدایت اور مشعلِ راہ بن سکے۔ اور جو ان کے اعمال کا اُس محدود دائرہ کے اندر جس کے لئے وہ موٹو بنایا گیا ہے راہ نما ہو سکے۔ قرآن کریم نے بھی ایک موٹو مسلمان کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ جو یہ ہے کہ استبقوا الخیرات یعنے نیکیوں میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش۔ ہر مسلمان اور اس زمانہ کے مطابق ہر احمدی مسلمان کا موٹو ہونا چاہیئے۔ یعنے ہر احمدی کے ہر عمل پر حاوی ہونے والا اصول "نیکیوں میں سبقت لے جانا ہونا چاہیئے۔

دوسرا مضمون جو "ہر احمدی کا موٹو کیا ہے" کے عنوان سے الفضل کی ۱۸ اگست کی اشاعت میں شائع ہؤا۔ پڑھنے کے بعد دو خیال پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کے متعلق میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں:۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ دونوں موٹو استبقوا الخیرات اور "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ کیا دراصل ایک ہی مفہوم ادا کر رہے ہیں۔ یعنے وہ مفہوم جو استبقوا الخیرات میں ادا کیا گیا ہے۔ وہی "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" میں ادا کیا گیا ہے۔ فرق صرف طرزِ ادا کا ہے۔ چونکہ ان کا ایک ہی مفہوم ہے۔ اس لئے کوئی حرج نہیں اگر ہم استبقوا الخیرات کی بجائے اس دجالی فتنہ کے زمانہ میں "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہر وقت رکھیں۔ کیونکہ یہ عبارت قرآنی موٹو کو اس زمانہ کے لحاظ سے پوری وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے رکھتی ہے۔

مگر میرے نزدیک "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ہر عمل کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک اچھا اور ایک بُرا۔ ایک ہی عمل گناہ کا موجب بھی ہو سکتا ہے اور ثواب کا بھی۔ ایک ہی عمل سے انسان خدا تعالےٰ کا مقرب بھی بن سکتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی درگاہ سے دھتکارا بھی جا سکتا ہے یعنی عمل ایک ہی ہوتا ہے۔ فرق صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے یعنے اس عمل کے نیک پہلو کو اختیار کرنے اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے یعنے بُرا پہلو اختیار کرنے میں ہے۔ مثلاً بولنا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سچ بولنا نصیحت کی باتیں کرنا۔ نیکی کی باتیں کرنا اس کا اچھا پہلو ہے۔ اور جھوٹ بولنا لغو اور بیہودہ باتیں کرنا بُرا پہلو۔ عمل ایک ہی ہے جو نیکی کا عمل بھی ہو سکتا ہے۔ اور بدی کا بھی۔ فرق صرف دین کو دنیا پر مقدم کرنے یا دنیا کو دین پر مقدم کرنے کا ہوتا ہے۔ اپنی بیوی کو کچھ کھانے کے لئے دینا بھی نیکی ہی ہے۔ اگر نیت نیک ہو۔ انما الاعمال بالنیات بھی اسی نکتہ کو بیان کر رہا ہے۔ منافقین نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول کہتے تھے۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے منافقین جھوٹے ہیں۔ کیونکہ وہ دین کو دنیا پر مقدم نہیں کر رہے۔

غرض دین کو دنیا پر مقدم رکھنا یہی اسلام کا نچوڑ ہے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ مگر یہ تو ایک دروازہ ہے۔ جب تک ہم اس دروازہ میں داخل نہیں ہوتے۔ یعنے جب تک ہم دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرتے۔ ہم احمدیت کی عمارت میں داخل نہیں ہو سکتے پس چھوٹے سے چھوٹے درجے کا مومن چھوٹے سے چھوٹے درجہ کا احمدی تب احمدی ہوگا۔ جبکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس کا موٹو نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر یہ اس کا موٹو ہو۔ تو پھر وہ اسی درجہ پر پہنچ کر ٹھہر جائے گا اور وہ سمجھ لے گا۔ کہ میں نے اپنا مقصود حاصل کر لیا۔ اب مجھے آگے کوشش کرنے کی کیا ضرورت۔

پس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے میں تو ایک ادنےٰ درجہ کا مومن اور ایک اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کا مومن برابر ہونگے پھر وہ کونسی چیز ہے جو ایک مومن کو روحانیت کے ادنےٰ مقام پر ٹھہرنے نہیں دیتی۔ وہ کونسی تڑپ ہے۔ جو ایک صالح کو صالحیت کے مقام سے اٹھا کر شہادت کے مقام پر کھڑا کر دیتی ہے۔ جو ایک شہید کو صدیق کا درجہ عطا کرتی ہے۔ اور جو ایک صدیق کو اس قابل بنا دیتی ہے۔ کہ وہ نبوت کا انعام پا سکے یہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کی تڑپ ہی ہے۔ جو سب کچھ کرتی ہے۔ اور یہی ہے جس کی طرف ہمارا موٹو "استبقوا الخیرات" ہمیں بلاتا ہے جس کی برکت سے ایک بندہ ہر لحظہ اور ہر آن اپنے لامحدود خوبیوں کے مالک اور اپنے پیدا کرنے والے کے قریب اور قریب تر ہوتا ہے۔ یہ وہ زائد مفہوم ہے۔ جو استبقوا الخیرات میں "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کے مفہوم کی نسبت پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میرا خیال ہے کہ گو "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسلام کا نچوڑ تو ہے مگر ہمارا موٹو نہیں۔ ہمارا موٹو یا ہماری جہت صرف استبقوا الخیرات ہی ہو سکتی ہے۔

میرا مطلب یہ نہیں کہ ہمیں "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" لکھوا کر اپنے کمروں میں آویزاں نہ کرنا چاہیئے۔ مگر یہ استبقوا الخیرات کے مفہوم کے ایک حصہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ یعنے استبقوا الخیرات کا مفہوم یہ ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ اس میں ہر قسم کی نیکیاں کرنے کا بھی مفہوم آجاتا ہے۔ جس کی وضاحت "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کا فقرہ کر رہا ہے۔ یہ فقرہ بھی ہر وقت انسان کے سامنے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہ مقام ہے کہ مومن کو کبھی اس سے نیچے نہ گرنا چاہیئے پس مومن کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ ہر عمل میں نیکی کا پہلو مقدم رکھے کیونکہ اس کے بغیر وہ مومن نہیں کہلا سکتا مگر اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ہمارا موٹو تجویز نہیں فرمایا۔ بلکہ اس مقام پر ایک حد کھینچی ہے۔ جہاں سے احمدیت کی دنیا شروع ہوتی ہے۔

ایک استاد کی ضرورت

مجھے ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے جو ورنیکلر مڈل پاس اور ٹرینڈ ہو۔ اور پھر اسے تبلیغ کا شوق ہو۔ قرآن شریف با ترجمہ جانتا ہو۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا مطالعہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب مذکورہ بالا شرائط کے ماتحت اپنی درخواستیں میرے نام پر ارسال فرمائیں۔ اور ساتھ ہی مقامی عہدہ داروں خصوصاً امیر جماعت کی سفارش بھی ارسال فرمائیں۔ نیز کیریکٹر سرٹیفیکیٹ بھی درخواست کے ساتھ منسلک کر دیں۔

(ناظر دعوة و تبلیغ قادیان)

خدائے ذوالجلال کا ایک تازہ نشان

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار (مسیح موعود)

وسط ۱۹۳۲ء کا ذکر ہے کہ ہم نے امین آباد میں مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے احمدیت کے متعلق لیکچر کرائے۔ ان کے لیکچروں سے یہاں موافق ومخالف طبقہ میں احمدیت کے متعلق خوب چرچا شروع ہوگیا۔ اسی ضمن میں ایک صاحب (جو یہاں کی انجمن اسلامیہ کے سکرٹری ہیں) ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور دیر تک مختلف امور متنازعہ فیہ کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ دو تین گھنٹوں کی طویل گفتگو کے بعد انہوں نے کہا میں مزید گفتگو لوگوں کے سامنے سر بازار کرنا چاہتا ہوں۔ لہذا ان کی خواہش کے مطابق ہم بازار میں پہنچے، ایک بارونق جگہ پر ان صاحب نے اپنے اعتراضات دہرانے شروع کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب خاکسار نے دیئے۔

بالآخر انہوں نے ہمیں اس مجلس میں مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے جواب میں خاکسار نے کہا ہم لوگ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اہم امور میں ان کی اجازت کے بعد حصہ لیں۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ ہم ابھی اسی وقت اسی مجلس میں مباہلہ کر کے جائیں گے۔ ہم نے بہت سمجھایا۔ پر وہ اپنی بات پر مصر رہے۔ بالآخر خاکسار نے کہا اگر آپ خدائی فیصلہ کے بغیر کسی صورت میں نہیں سمجھ سکتے۔ تو لیجئے آپ ایسے لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک طریق فیصلہ تحریر فرما گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ حقیقۃ الوحی میں مندرجہ الہامات تین دفعہ بغور مطالعہ فرما کر قسم کھا کر کہیں۔ کہ میں نے ان الہامات کو پڑھا۔

اے علیم بذات الصدور مولیٰ مجھے یقین ہے کہ یہ تیرے منہ کا کلام نہیں، بلکہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی طرف سے افترا کر کے تیری طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دجال، مفتری، اور کذاب تھے۔ اے خدا اگر ہم اس یقین میں حق پر نہیں اور تو جانتا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر۔ لہذا تو حق وباطل میں فیصلہ کے لئے ہمیں عبرتناک سزاؤں سے اس دنیا سے اٹھا لے، تا دوسرے لوگ عبرت پکڑیں۔"

میں نے صاحب مذکور یعنی ملک محمد حیات سے کہا۔ کہ آئیے اس مجمع کے سامنے یہ قسم انہی الفاظ میں پڑھئے۔ لیکن وہ کچھ جھجکے۔ اور باوجود بہت سے اہل مجلس کے اصرار کے انہوں نے قسم کھانے سے گریز کیا۔ اسی مجمع میں ایک صاحب ملک محمد افضل خان صاحب ٹھیکیدار لائف پریذیڈنٹ شیعہ ایسوسی ایشن سابق میونسپل کمشنر امین آباد بھی تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا۔

"ملک محمد حیات تم قسم کیوں نہیں کھاتے جب راس کماری سے لے کر پشاور تک کے تمام علماء نے بالاتفاق مرزا صاحب کو کافر کہا ہے، اور نواب صاحب رامپور نے بھی ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ تو تمہیں قسم کھانے میں کیا باک ہے؟ لاؤ میں قسم کھاتا ہوں"

ملک محمد حیات صاحب نے دوبارہ کہا۔ میں اس قسم کی قسم کھانے کی جرات نہیں رکھتا۔

اس پر ملک محمد افضل خان صاحب مذکور میرے پاس آئے اور مجھ سے قسم کا مضمون جو مولوی دل محمد صاحب نے ایک کاغذ پر لکھا تھا پڑھنے کے لئے مانگا۔ ہم نے کہا پہلے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بغور مطالعہ کریں لیکن انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں البشریٰ کے سب حصے میرے پاس موجود ہیں۔ جن کا لفظ لفظ میری نظر سے گذرا ہے۔ پھر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے تمام رسالے بھی میں نے پڑھے ہیں آپ مجھے قسم والا کاغذ دیں۔ میں قسم کھاتا ہوں، ان کے اصرار پر کاغذ دے دیا گیا۔ اور اس بھری مجلس میں انہوں نے اس مضمون قسم کو تین بار پڑھا۔ اور تین دفعہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین پڑھ کر مجھے کہا تم بھی آمین کہو۔ اس پر مجلس برخاست ہوگئی۔

اب ہم ناظرین کرام کو اس استغاثہ کے تفصیلی کوائف اور احکم الحاکمین خدائے ذوالجلال کے فیصلے کی کیفیت سناتے ہیں

اس قسم کے دو ماہ بعد ملک محمد افضل خان مذکور کا ذریعہ معاش بند ہوگیا۔ ٹھیکیداری میں فیل ہو جانے کی وجہ سے ان دنوں وہ امین آباد کے ایک رئیس کے ٹھیکے پر لئے ہوئے مربعوں پر بطور مختار ملازم تھے سنا گیا ہے۔ کہ ملک صاحب مذکور نے مربعوں کے مالک سے کہا کہ آپ نے بہت سستے داموں ٹھیکے پر دے دیئے ہیں اپنا ٹھیکہ منسوخ کرا لیجئے میں دگنے داموں پر کہیں اور آپ کا سودا کرا دوں گا۔ اس پر مالک اراضی نے یہ باتیں رئیس مذکور (جس کے ملک صاحب ملازم تھے) سے بیان کر دیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ اس پر میں نے ملک صاحب سے کہا۔ یہ پہلی عبرتناک سزا ہے میں نے اس مجلس کے حاضرین کو بھی اس طرف توجہ دلائی۔ لیکن سب نے کہا کہ یہ کوئی عذاب نہیں۔ خود ملک صاحب بھی مجھے گالیاں سنا کر کہنے لگے۔ کہ یہ کیسا عذاب ہے؟

اس کے دو تین ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے اسی قسم کا ایک اور واقعہ رونما کر دیا ملک محمد افضل مذکور نے جناب چوہدری امام الدین خان صاحب ذیلدار و رئیس اعظم امین آباد سے ۲۵۰۰ روپیہ قرض لیا ہوا تھا۔ جس کے متعلق سنا گیا ہے۔ کہ ادائیگی میں پس وپیش کرتے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف نے ملک صاحب پر ڈگری دائر کر دیا۔ جس پر ڈگری ہوگئی۔ اور ملک صاحب کا مکان رہائشی چھن گیا۔ سارے شہر میں مکان کی قرقی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ اور انہیں مکان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ملک صاحب کو توجہ دلائی گئی کہ یہ دوسری ضرب الٰہی ہے۔ لیکن انہوں نے سر بازار گالیوں سے دوبارہ اپنی فطرت کا اظہار کیا۔

مزید دو تین ماہ کے بعد ان کی بیوی بہت بیمار ہوگئی۔ اور چند دن بعد بے چاری کو ڈبل نمونیہ ہوگیا۔ اس پر میں نے انہیں کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی سر بازار توبہ کر لیں۔ تو امید ہے۔ مولیٰ کریم اپنا فضل کر دے گا۔ ورنہ بصورت دیگر یقین جانئے کہ آپ کی بیوی نہیں بچ سکتی۔ چوہدری امام الدین خان صاحب ذیلدار و رئیس اعظم کے سامنے ایک مجلس میں خاکسار نے ذکر کیا۔ کہ اس قسم کا پیغام ملک صاحب کو بھیجا گیا ہے۔ آخر وہ فوت ہوگئی۔

میں نے یہاں تک کے تمام کوائف اجمالاً ایڈیٹر صاحب الفضل کی خدمت میں جناب شیخ اصغر علی صاحب احمدی پنشنر کی وساطت سے برائے اشاعت ارسال کئے، لیکن ایڈیٹر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ابھی انتظار کیجئے۔ تاکہ نشان مکمل ہو جائے۔

رفیقۂ حیات کے مرنے کے بعد ملک صاحب مذکور بوجہ مفلسی کھانا بھی خود پکاتے۔ اور سخت بے کسی اور کس مپرسی کی حالت میں مبتلا ہوگئے۔ بڑی منت وسماجت کے بعد میونسپل کمیٹی کے بعض ممبروں نے انہیں اسی میونسپل کمیٹی میں جس کے کچھ عرصہ پیشتر وہ ممبر تھے معمولی محرری پر لگوا دیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ملک صاحب بیمار ہوگئے، اور بیماری نے ڈبل نمونیہ کی شکل اختیار کر لی جس سے بالآخر وہ اس جہان سے کوچ کر گئے اور زبان حال سے اپنے ساتھیوں کو وصیت کر گئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ آٹھ نو ماہ ہوئے جب میں کلکتہ میں تھا تو مجھے اپنے ایک عزیز سے خبر ملی۔ کہ ملک صاحب فوت ہوگئے ہیں ان کی موت کے بعد ان کے ساتھیوں کو

"مولانا عزیز ہندی" کی امارت گرمی پر اخبار "پرتاپ" کے ریمارکس

بارش ہوئی موسم بھی خوشگوار ہو گیا۔ دماغ کو بھی ٹھنڈک پہونچ گئی۔ ورنہ کل تک یہ حالت تھی۔ کہ مولانا عزیز ہندی بادشاہی مسجد میں ایک نہایت عجیب و غریب تقریر کر رہے تھے۔ سننے والے حیران تھے۔ کہ عزیز ہندی کے دماغ کو کیا ہو گیا۔ لیکن اس میں حیرانی کی کیا بات تھی۔ گرمی سے تانگے اتنے وہیکل گھوڑے پاگل ہو ہو کر سڑکوں پر گر رہے تھے۔ اگر مولانا عزیز ہندی کے دماغ پر گرمی کا اثر ہو گیا تو کیا غضب ہوا؟

مولانا عزیز ہندی کو مسلمانوں کے لئے امیر ملت منتخب کرنے کا خبط کچھ نیا نہیں شہید گنج ایجی ٹیشن کے دنوں میں راولپنڈی میں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں بھی آپ نے حضرت پیر جماعت علی شاہ کو لا کھڑا کیا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اے مسلمانو! امارت ملیہ کا قیام نہایت ضروری ہے۔ اس لئے میں پیر صاحب کو تمہارا امیر مقرر کرتا ہوں۔ پیر صاحب کو امیر مقرر کر کے عزیز ہندی خود الگ ہو گئے۔ اور پیر صاحب نے تماشہ شروع کر دیا۔ چار دن رونق بنی رہی۔ اب پبلک میں پیر صاحب کے لئے کوئی دلچسپی نہ رہی۔ تو عزیز صاحب نے سوچا کہ کوئی نیا پینترا بدلنا چاہیئے۔ چنانچہ پہلے امیر ملت کی برخواستگی کا اعلان کئے بغیر آپ نے لاہور کی کڑکتی دھوپ میں جلسہ کر کے اعلان کر دیا۔ کہ وہ ابوالکلام آزاد کو مسلمانوں کا نیا امیر ملت مقرر کرتے ہیں:

اگر مولانا عزیز ہندی کا اپنا دماغ خراب نہیں۔ تو سڑ گو رکھا بلا کھٹکے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہیں مسلمانوں کی عقل پر شبہ ہے۔ آخر کوئی ان سے پوچھے کہ بندہ پرور آپ ہیں کون؟ جو گھر بیٹھے بٹھائے ایک شخص کو ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کا سردار مقرر کر دیتے ہیں۔ اور دوسرے کو کان سے پکڑ کر امارت کی مسند سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ پیر جماعت علی مولانا ابوالکلام آزاد تو بیچارے محض امیر ہیں۔ لیکن آپ ہیں امیر گر:

مولانا عزیز خاطر جمع رکھیں۔ کہ مولانا ابوالکلام اتنے بیوقوف نہیں جتنا وہ سمجھتے ہیں آجکل کے مسلمانوں میں امیر وہ بنتے جسے چار دن دنیا میں عزت سے نہیں رہنا۔ اگر عزت مطلوب ہے۔ تو پھر "امیر ملت" کو دور سے سلام۔ پیر جماعت علی نے امیر بن کر کیا لابھ اٹھایا۔ چنگے بھلے علی پور میں رہتے تھے۔ مرید تھے چڑھت چڑھاوا تھا۔ گھوڑے پر چڑھتے تھے۔ اور دورہ شروع کر دیتے تھے۔ تعویذ گنڈے کا بھی سلسلہ جاری تھا۔ امیر ملت کیا بنے سب رونق ختم ہو گئی۔ الزاموں کا طومار سر پر آ پڑا۔ ہر طرف سے بہتان طرازی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں پر جو مصیبت آئی۔ اسی کے پیر صاحب متہم گردانے گئے۔ اور اب یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ عملی طور پر پیری اور بزرگی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور کس نے پرسد کہ بھیا کون ہو: (۲۳ اگست)

امارت اسلامیہ کا مذاق اور مولانا ابوالکلام صاحب کا بیان

معاصر "الامان" لکھتا ہے:-

عزیز ہندی صاحب نے شاہی مسجد لاہور میں بیٹھ کر مسئلہ امارت کے ساتھ جو کھیل کھیلنا شروع کیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ تمام اطراف ہند کے مسلمان اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ بے شک امارت بہت سی مشکلات کا حل ہے۔ اور وہ نظام اسلام کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ لیکن اگر امارت کی اہلیت و قابلیت مفقود ہو۔ اور اس کی پشت پر کوئی طاقت بھی نہ ہو۔ تو وہ نہایت خطرناک فتنوں کا بھی موجب ہو سکتی ہے۔ سید عطاء اللہ صاحب بخاری جو پنجاب کے امیر بنے بیٹھے ہیں۔ وہ کیا غضب ڈھا رہے ہیں۔ امارت شرعیہ صوبہ بہار کو بعض خود غرضوں نے کس طرح اسلام کے خلاف اور غیر مسلموں کی تقویت کے لئے استعمال کیا۔ صرف تحریک مسجد شہید گنج میں مولانا پیر جماعت علی شاہ صاحب کو امیر منتخب کیا گیا تھا۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوا۔ یہ وہ حالات ہیں۔ جن سے کسی طرح آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ لیکن عزیز ہندی صاحب خط لکھ کر اور شاہی مسجد میں بیٹھ کر چاہتے ہیں۔ کہ ایک ایسے مسئلہ کو حل فرما دیں۔ جس کا تعلق نہ صرف ۸ کروڑ مسلمانانِ ہند کے جان و مال بلکہ ان کے ایمان و مذہب سے ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ایسے اہم مسئلہ اور ارباب حل و عقد علماء قوم زعما ملت اور ارباب فکر کے اجتماع کے بغیر ناممکن ہے۔ اور ان کا فیصلہ یہ ہے کہ بحالت موجودہ اسلامی امارت اسلامی مفہوم کے مطابق قائم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مولانا عبدالباری صاحب مرحوم نے اب سے دس سال پہلے اس کا اعلان کر دیا تھا۔ اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے اب عزیز ہندی صاحب کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ

"بایں ہمہ ۱۹۲۳ء میں مجھے یہ رائے قائم کرنی پڑی۔ کہ بحالت موجودہ اس طرح کے کسی نظام کی مزید سعی کچھ سود مند نہ ہو گی۔ اور سر دست جو چیز مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ کسی مرکزی انجمن کے ذریعہ زکوٰۃ و صدقات کے جمع و انفاق کا اسلامی نظام قائم کیا جائے۔ تاکہ اس طرح مسلمانانِ ہند کا جماعتی تشتت دور ہو۔"

اسی اعلان میں مولانا ابوالکلام صاحب نے عزیز ہندی صاحب کے طریقہ کار کو "مذاق و تمسخر" سے تعبیر کیا ہے۔ اور انہیں ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس سے باز آئیں۔ لیکن ان پر اس کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ حالانکہ انہوں نے خود ہی مولانا ابوالکلام کو اپنا امیر منتخب کر لیا تھا۔ اور اس لحاظ سے بھی انہیں اپنے امیر کا حکم ماننا چاہیئے تھا۔ یہ امر آزہے کہ مولانا ابوالکلام صاحب نے اُسے تسلیم نہیں کیا۔ اگرچہ امارت کے متعلق بہت سے علماء اور ارباب حل و عقد اس وقت بھی متفق نہ تھے۔ جب وہ زور شور سے اس کی تبلیغ کر رہے تھے۔ اور صوبہ بہار میں انہوں نے امتحاناً یا نمونۃً اس کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن اب تو ۱۹۳۶ء میں جس طرح مولانا ابوالکلام صاحب رائے بدلنے پر مجبور ہوئے اسی طرح بہت سے وہ علما بھی اپنی رائے بدل چکے ہیں۔ جو ان کی تقلید میں ہمنوا تھے۔ لہذا عزیز ہندی صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس مسئلہ میں خاموش ہو جائیں۔ یہ امارت کی خدمت نہیں۔ بلکہ تضحیک و توہین ہے:

کمیٹی برائے تعمیر مکانات موسومہ کمیٹی دارالشکر

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی تک مندرجہ عنوان کمیٹی میں قریباً پچیس حصوں کی گنجائش باقی ہے۔ جو احباب ابھی اس میں شامل نہیں ہوئے۔ مگر شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کو فوراً درخواست اور روپیہ بھیج دینا چاہیئے۔

اس کمیٹی کے کام کا سلسلہ مئی ۱۹۳۶ء سے شروع ہے زمین کے خریدنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ روپیہ بنام محاسب صاحب ارسال فرمایا جائے۔ ناظر امور عامہ قادیان

جھوک دتہ میں غیر احمدی علماء کا فرار

مورخہ ۱۴ ہش کو جھوک دتہ ضلع لائلپور میں غیر احمدیوں کا ایک جلسہ تھا۔ جس میں ارد گرد کے غیر احمدی علماء جمع ہوئے۔ منتظم جلسہ حکیم روشن الدین صاحب نے جماعت احمدیہ چک ۳۳ کو وقت دینے کا تحریری وعدہ کیا۔ حسب جماعت احمدیہ ان کے وعدہ کے مطابق مع اپنے مبلغ قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور جلسہ گاہ میں پہنچی۔ تو غیر احمدی علماء نے وقت دینے سے صاف انکار کر دیا۔ حکیم روشن الدین صاحب نے حسب وعدہ بہت زور لگایا کہ احمدیوں کو وقت دیا جائے۔ مگر غیر احمدی مولویوں کو وقت دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ منشی تاج الدین جو جھوک دتہ کے سکول میں ٹیچر ہے باوجود ڈسٹرکٹ بورڈ کا ملازم ہونے کے احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کرتا رہتا ہے۔ اس جلسہ میں بھی اس نے احمدی مبلغ کے پہنچنے سے پہلے حسب عادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہایت بدزبانی اور دریدہ دہنی سے کام لیا۔ مگر احمدی مبلغ کو دیکھتے ہی تقریر ختم کر دی۔ اور کہنے لگا کہ احمدیوں کو بالکل وقت نہ دیا جائے۔ ورنہ یہ ہمارے چار پانچ آدمی ہم سے ضرور چھین کر لے جائیں گے۔ غیر احمدی علماء کے اس اقرار کا سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔

عبد الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کا اجلاس
تمام جماعتوں کو اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت

بندہ کو امیر صاحب سندھ پراونشل انجمن احمدیہ نے ہدایت کی ہے کہ اعلان کروں۔ کہ بروز اتوار ۲۷ ستمبر کو سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کا پروگرام طیار کرنے کے لئے ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بہترین افراد بطور نمائندہ روانہ کریں۔ اور جہاں صرف ایک یا دو احمدی ہوں۔ وہ اپنے آپ کو نمائندہ تصور کر کے تشریف لے آئیں۔ جہاں خیال ہو کہ الفضل نہیں پہنچتا۔ وہاں ہر ممکن ذریعہ سے اطلاع کر دینا اس شخص کا فرض ہے۔ جس کو اطلاع پہنچ چکی ہو۔ بندہ بذریعہ خطوط ۱۰ جماعتوں کو براہ راست اطلاع دے چکا ہے۔ مگر بہت ممکن ہے۔ کہ بعض کے ایڈریس مجھے نہ ملے ہوں۔ اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ہوگا۔ اس سے پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔ خاکسار منظور احمد جنرل سکرٹری سندھ پراونشل انجمن احمدیہ حیدرآباد سندھ

دریائے راوی کے سیلاب کی تباہ کاریاں

ضلع شیخوپورہ۔ ضلع امرتسر اور ضلع لاہور میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے متعلق ہیجان خیز اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دریا کے کنارے پر واقع اور نزدیک کے دیہات میں جن کی تعداد اڑہائی صد سے زیادہ بیان کی جاتی ہے پانی داخل ہو گیا۔ ان دیہات میں سے بہت سے تو بالکل تباہ ہو گئے۔ اور باقیوں کو تھوڑا تھوڑا نقصان پہنچا۔ تباہ شدہ دیہات میں بڑے بڑے دیہات بھی ہیں اور زیادہ تر جھگیاں ہیں۔

علاوہ ازیں ضلع لاہور میں کئی دیہات تباہ ہو گئے۔ سانڈہ کلاں کے نزدیک سات آٹھ گاؤں تباہ ہوئے۔ تھانہ چونگ کے تقریباً ایک درجن دیہات میں پانی پھر گیا۔ شاہدرہ کو بھی کافی نقصان پہنچا۔ سیلاب کی وجہ سے مواضع جاجوگل۔ ترانڈی۔ پیپانوالہ اور مرید کے دو دیہات میں پانچ چھ آدمیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ تین آدمیوں کی لاشیں بھی مل گئیں۔ ممکن ہے کہ اس سے زیادہ جانیں تلف ہوئی ہوں۔ دیہاتیوں کے کچھ مویشی بھی سیلاب میں بہہ گئے۔ مکانات کے گرنے اور سامان کے بہہ جانے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ گو ابھی نقصان کے متعلق صحیح تخمینہ نہیں لگایا گیا۔ تاہم بیان کیا جاتا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے پانچ چھ لاکھ روپیہ نقد و مال کا نقصان ہوا ہے۔ سیلاب گندم کے انبار فصلیں۔ باغ۔ سبزی۔ وغیرہ کے کھیت بے دریغ بہا کر لے گیا۔

لاہور۔ گوجرانوالہ روڈ پر لاریوں وغیرہ کا ٹریفک ابھی تک بند ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ابھی کچھ دن اور بند رہے گا۔ کیونکہ سڑک کا کافی حصہ پانی کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ اور کئی مقامات پر سڑک بہت بری حالت میں ہے۔ حکام ضلع نے اجرت پر آدمی سیلاب زدگان کی مدد کے لئے لگائے۔ چھکڑے وغیرہ کے ذریعہ بھی اسباب اٹھواتے رہے ان کے علاوہ ایک درجن فوجی ٹرک (بڑی لاریاں) سیلاب زدہ علاقہ میں کام کرتی رہیں۔ اور آج بھی کر رہی ہیں۔ ابھی تک بہت سے لوگ مال و اسباب اور عیال و اطفال سمیت سڑکوں پر ڈیرہ جمائے پڑے ہیں۔ امرتسر سے آنے والے اشخاص کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ سیلاب کے پانی نے امرتسر ناروال سے ریلوے لائن کو میل ڈیڑھ میل کی لمبائی تک بالکل تباہ کر دیا ہے۔ گورنمنٹ انڈسٹریل بند ٹوٹ گیا ہے اور گورنمنٹ ویونگ فیکٹری شاہدرہ ڈائینگ سکول۔ لکشمی ہیچ فیکٹری اور دیگر کارخانوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ گورنمنٹ ویونگ فیکٹری کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت

ایک سرکاری محکمہ میں ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو میو سکول آف آرٹس لاہور کا پاس شدہ ہو۔ ۴۵/۳/۶۰ روپیہ کا گریڈ ہے۔ سرنامہ کی جگہ چھوڑ کر درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد نظارت ہذا میں بھیجی جائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

مالی کی ضرورت

نظارت ہذا کو فوری طور پر ایک ایسے مالی کی ضرورت ہے۔ جو اپنے فرائض ہشیاری۔ مستعدی۔ اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دینے والا ہو۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ تصدیق تجربہ۔ عہدیداران جماعت کی سفارش کے ساتھ جلد نظارت ہذا میں ارسال کریں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

۸ ستمبر ۱۹۳۶ء کو وی۔پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ اگست لغایت ۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۸ ستمبر کی صبح کو اخبار دی۔ دی ہوگا۔ جس کے وصول نہ ہونے کی صورت میں حسب قاعدہ دفتر اخبار بند ہوجائے گا۔ احباب کو چاہیئے کہ اس تاریخ سے قبل بذریعہ آرڈر رقم ارسال فرمادیں۔ اگر کوئی دوست اس سلسلہ میں کوئی اطلاع دینا چاہیں۔ تو وہ بھی اس تاریخ تک بھیجدیں ورنہ ۸ ستمبر کے بعد کی اطلاع کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ کیونکہ وی۔پی روانہ ہو چکے ہوں گے:۔

۱۱۴۳۴۔ فتح محمد صاحب
۱۱۴۳۹۔ قریشی محمد عبداللہ صاحب
۱۱۴۶۸۔ فدا حسین صاحب
۱۱۵۸۹۔ نصیر احمد صاحب
۱۱۵۶۵۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۵۶۶۔ صوبیدار فتح محمد صاحب
۱۱۵۷۱۔ رحمت اللہ صاحب
۱۱۵۹۱۔ محمد غیاث صاحب
۱۱۵۹۲۔ عارف والہ
۱۱۵۹۷۔ شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۰۷۔ مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۲۱۔ غلام نبی صاحب
۱۱۶۲۶۔ سراج الحق صاحب
۱۱۶۳۴۔ ملک عزیز احمد صاحب
۱۱۶۴۲۔ غلام رسول صاحب
۱۱۶۶۸۔ فدا حسین صاحب
۱۱۶۷۵۔ محمد شریف صاحب
۱۱۶۷۸۔ چوہدری سردار احمد خانصاحب
۱۱۶۸۳۔ قاضی فضل الہیٰ صاحب
۱۱۶۹۱۔ آر۔ اے ارشد صاحب
۱۱۷۰۳۔ ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۰۴۔ اللہ دتا صاحب
۱۱۷۰۶۔ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۱۷۰۷۔ مولوی عبدالحق صاحب
۱۱۷۱۰۔ خیرو خانصاحب
۱۱۷۱۱۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۱۱۷۱۷۔ محمود حسن صاحب
۱۱۷۲۰۔ ڈاکٹر فضل حق صاحب
۱۱۷۲۱۔ ڈاکٹر بدرالدین صاحب
۱۱۷۲۷۔ چوہدری محمد اقبال صاحب
۱۱۷۳۴۔ سعید احمد صاحب
۱۱۷۳۷۔ محمد حسین صاحب
۱۱۷۴۳۔ غلام احمد صاحب

۱۱۷۴۷۔ حکیم شیر محمد صاحب
۱۱۷۴۸۔ احمد شفیع صاحب
۱۱۷۵۱۔ شیخ محمد الدین صاحب
۱۱۷۸۲۔ منظور حسین صاحب
۱۱۷۸۷۔ ایم عبدالغفور صاحب
۱۱۷۹۰۔ بابو برکت اللہ صاحب
۱۱۷۹۲۔ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۰۳۔ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۱۶۔ قاضی کلیم الدین صاحب
۱۱۸۲۰۔ امام مسجد احمدیہ
۱۱۸۴۵۔ کرم علی خان صاحب
۱۱۸۴۷۔ ملک محمد علی صاحب
۱۱۸۵۸۔ فضل رحیم صاحب
۱۱۸۵۹۔ عبداللہ خانصاحب
۱۱۸۶۸۔ امیر امان اللہ صاحب
۱۱۸۶۹۔ مرزا عبدالحفیظ صاحب
۱۱۸۷۱۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۱۱۸۷۲۔ مرزا محمد عظیم صاحب
۱۱۸۷۳۔ غلام رسول صاحب
۱۱۸۷۴۔ ملک محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۸۷۵۔ قاضی محمد احمد صاحب
۱۱۸۸۰۔ محمد یعقوب صاحب
۱۱۸۸۳۔ سید احمد زمان صاحب
۱۱۸۸۵۔ محمد نواز صاحب
۱۱۸۸۷۔ محمد عمر صاحب
۱۱۸۹۱۔ شیخ بشیر الدین صاحب
۱۱۸۹۲۔ محکم الدین صاحب
۱۱۸۹۷۔ محمد اسحاق صاحب
۱۱۸۹۸۔ انعام اللہ صاحب
۱۱۹۰۰۔ فقیر محمد صاحب
۱۱۹۰۱۔ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۱۹۰۲۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۱۹۰۳۔ چوہدری کرم بخش صاحب
۱۱۰۵۵۔ عزیز اللہ صاحب وکیل

۱۱۹۰۴۔ ارباب محمد زمان صاحب
۱۱۹۰۵۔ اللہ بخش صاحب
۱۱۹۰۹۔ چوہدری سید عالم صاحب
۱۱۹۱۰۔ عبدالمجید صاحب
۱۱۹۲۴۔ بابو محمد عظیم صاحب
۱۱۹۳۰۔ ملک زکی صاحب
۱۱۹۳۱۔ سید منظور احمد صاحب
۱۱۹۳۳۔ عبدالکریم صاحب
۱۱۹۳۸۔ لائبریری اسلامیہ کالج
۱۱۹۳۹۔ مسٹر رشید احمد صاحب
۱۱۹۴۰۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۱۹۴۱۔ بابو اللہ دتا صاحب
۱۱۹۴۴۔ محمد اسحاق صاحب
۱۱۹۴۵۔ عبداللطیف صاحب
۱۱۹۴۷۔ مولوی غلام نبی صاحب
۱۱۹۹۲۔ چوہدری عبدالمجید صاحب
۱۱۹۹۵۔ خادم حسین صاحب
۱۲۰۱۰۔ محمد اقبال احمد صاحب
۱۲۰۱۲۔ بشارت احمد صاحب
۱۲۰۱۳۔ شیخ محمد شفیع صاحب
۱۲۰۱۹۔ ملک عبداللطیف صاحب
۱۲۰۲۰۔ شیخ اللہ بخش صاحب
۱۲۰۲۱۔ عبدالقادر صاحب
۱۲۰۲۲۔ عبدالرحیم صاحب
۱۲۰۲۴۔ حوالدار سوندھا خانصاحب
۱۲۰۲۷۔ عجب خان صاحب
۱۲۰۲۸۔ بابو عمرالدین صاحب
۱۲۰۲۹۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۰۳۳۔ شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۲۰۳۴۔ بابو رشید احمد صاحب
۱۲۰۴۱۔ میاں عطاء اللہ صاحب
۱۲۰۴۶۔ غلام صدیق صاحب
۱۲۰۴۷۔ میسرز نظام اینڈ کو
۱۲۰۶۱۔ بشیر احمد صاحب

وصیّتیں

نمبر ۴۲۳۳۔ منکہ امام بخش ولد مولوی غلام قادر صاحب قوم اوان پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۲۵ء ساکن شاہ یوسف ڈاکخانہ مانگووال کلاں تحصیل و ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ستاون روپے بعد وضع پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کے ہے۔ میں بلا منہائی پراویڈنٹ فنڈ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری موت کے بعد جس قدر متروکہ میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ امام بخش احمدی قوم اوان سکنہ شاہ یوسف

گواہ شد۔ غلام قادر ولد منشی کریم بخش مرحوم ساکن مالووال حال ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول اوڈھگی تحصیل و ضلع شاہ پور

گواہ شد۔ احمد علی ولد محمد رمضان ساکن ٹنگی والہ حال نائب مدرس لوئر مڈل سکول گوندل تحصیل شاہ پور

نمبر ۴۴۰۶۔ منکہ شادین ولد چوہدری بڈھا خان قوم جٹ پیشہ زراعت۔ عمر ۴۶ سال ساکن دھنی دیو چک ۳۳۲ ج۔ب ڈاکخانہ خاص براستہ ٹکا اتا تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اس لئے مجھے ابھی تک جدی وراثت کا کوئی حصہ نہیں ملا۔ مجھے نصف مربعہ یعنے ۱/۲ ۱۲ گھماؤں اور ایک خام مکان قیمتی ۲۰۰ روپیہ ورثہ میں ملے گی۔ زمین قیمتی ۴۰۰۰ اور مکان خام ہر دو چک میں واقع ہیں۔ میرا گزارہ کاشت پر ہے۔ جس کی سالانہ آمدنی ۱۲۰ روپے ہیں۔ میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی سالانہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل کرتا رہوں گا۔

العبد۔ شاہ دین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ چوہدری محمد اعظم بقلم خود سکرٹری مال چک مذکور

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن احمدی بقلم خود سکرٹری وصایا چک ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور

نمبر ۴۲۵۹۔ منکہ فضل الدین ولد چوہدری کالو احمدی قوم کمبو ساکن موضع حمزہ ڈاکخانہ مجیٹھا تحصیل و ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج ۱۷/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

سردست میری کوئی جائداد نہیں ہے اور ماہوار آمدن مبلغ ۲۵ ہے۔ تادم زیست اپنی آمدن کا ۱/۸ حصہ ماہوار بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

نوٹ:۔ ماہ مئی سن حال سے اس پر عمل شروع کردیا گیا۔ ۱۷/۴/۳۶

العبد۔ فضل دین سب اوورسیر

گواہ شد۔ عطاء اللہ ولد محمد عبداللہ احمدی مردان بقلم خود

گواہ شد۔ محمد یوسف امیر جماعت احمد[illegible]

ہنڈسے ۲۶ اگست - اردن اور سان سبٹسٹیبن کے درمیان سرکاری اور باغی افواج کے مابین صبح سے شدید معرکہ جاری ہے - باغی فوج تین جانب سے سرکاری فوج کو محصور کرنے کی کوشش کر رہی ہے پہلا حملہ طلوع آفتاب کے وقت ہوا - حملہ آور فوج کے طیاروں نے اردن کے مورچوں پر ۶۰ بم برسائے - غیر ملکی فوج کے کئی سو سپاہی حملہ میں شریک تھے - حملہ ناکام رہا - باغی فوج نے دوسرا حملہ شروع کر دیا ہے

لنڈن ۲۶ اگست - دفتر وزارت خارجہ کے اس کمرہ میں جہاں معاہدہ لوکارنو پر دستخط ثبت ہوئے تھے - معاہدہ مصر و انگلستان پر فریقین کے نمائندوں کے دستخط ہو گئے برطانیہ کی طرف سے مسٹر ایڈن - لارڈ ہیلی فیکس سر سامؤل ہور مسٹر رینزے میکڈانلڈ اور سر مائلز لیمپسن نے دستخط کئے - مصر کی طرف سے تیرہ ارکان نے دستخط کئے مسٹر ایڈن نے کہا اس معاہدہ سے مصر و برطانیہ کے درمیان تعلقات کا نیا دور شروع ہو جائیگا نحاس پاشا نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ اس معاہدہ سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ مصر و برطانیہ کے درمیان مساوات اور مؤدت کے تعلقات ہیں -

شنگھائی ۲۶ اگست - چینگٹو میں مارشل لا کا اعلان کر دیا گیا ہے وجہ یہ ہے کہ چینیوں کے ایک مظاہرہ میں دو جاپانی سیاح ہلاک اور ایک مجروح ہو گیا یہ مظاہرہ چینگٹو میں جاپانی قونصل خانہ قائم کئے جانے کے خلاف کیا گیا -

لنڈن ۲۶ اگست - ایک امریکن اخبار رقمطراز ہے - کہ ہسپانیہ کے اشتراکیوں میں نازی ازم کے خلاف شدید جذبات حقارت پائے جاتے ہیں - ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کا خیال ہے - کہ بغاوت میں جرمنی کا ہاتھ ہے - اور جرمنی باغیوں کی امداد کر رہا ہے -

پیرس ۲۶ اگست - فرانس کے وزیر نو آبادیات کا ایک بیان مظہر ہے - کہ مجاہد ریف عبد الکریم کے جزیرہ ری یونین سے غائب ہو جانے کی اطلاع غلط ہے -

احمد آباد (ریاست بہاولپور) ۲۶ اگست پنج ند کے قریب ایک کشتی غرق ہو

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جانے سے تیس آدمی لقمۂ نہنگ اجل ہو گئے

ٹوکیو ۲۶ اگست - روس کا ایک بحری جہاز جاپان کی فوجی بندرگاہ نکاس میں داخل ہو رہا تھا - کہ سپاہیوں نے اسے روک لیا - اور جہاز کے تمام افسروں کو گرفتار کر لیا - ان کے خلاف جاپان کے بحری قانون کی خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا -

پٹنہ ۲۶ اگست - بہار میں ایک ہفتہ کے دوران میں ہیضہ کی ۲۹۴ وارداتیں ہوئیں - جن میں سے ۱۱۸ مریض ہلاک ہو گئے اس ہفتہ میں ۹۹ چیچک کی وارداتوں میں سے ۵۰ مہلک ثابت ہوئیں -

لاہور ۲۶ اگست - اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ لالہ موسیٰ کے قریب برساتی نالوں میں شدید سیلاب آیا ہوا ہے جس سے کئی گاؤں غرقاب ہو گئے ہیں - اور دیہاتی بے خانماں ہو گئے ہیں - انہیں خوراک مہیا کرنے کا پرائیویٹ اور سرکاری طور پر انتظام کیا جا رہا ہے -

لاہور ۲۶ اگست - حکومت پنجاب کے محکمہ جات منتقلہ کے سیکرٹری نے محکمہ حفظان صحت پنجاب کے ڈائرکٹر کو مطلع کیا ہے کہ صوبائی حکومت نے لاہور کی نو آبادیات کی صفائی کی اصلاح کے لئے ۶۰ ہزار روپیہ کی گرانٹ منظور کی ہے -

نئی دہلی ۲۶ اگست - چیف سیکرٹری گورنمنٹ یو پی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں یو پی کے سیلاب پر تبصرہ کیا گیا ہے لکھا ہے - کہ سات ہزار دیہات میں سیلاب آیا - صرف لکھنؤ شہر میں ۴۰۰۰ مکانات گر گئے - صوبہ میں ۵۰ اشخاص کی جانیں تلف ہوئیں اور ۲۵۰۰ مویشی سیلاب کی نذر ہو گئے -

ملتان ۲۶ اگست - ملتان سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے - کہ ملتان کے چند ہندوؤں نے اذان کے وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق ناشائستہ الفاظ کہے - جس کے خلاف مسلمانوں میں ہیجان پھیل گیا ہے

نئی دہلی ۲۶ اگست آج بھائی پرمانند کے یہاں آنے پر ہندو مستورات نے سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کیا - اور سٹیشن سے باہر آنے پر ان کا محاصرہ کر لیا - اور مطالبہ کیا - کہ کانگرسی عورتوں کے متعلق انہوں نے جو الفاظ استعمال کئے واپس لیں - بھائی جی کو آخر کار ایک تحریر دے کر ان سے پیچھا چھڑانا پڑا -

لاہور ۲۶ اگست - حکام ریلوے نے اطلاع دی ہے - کہ آج ۵ بجے بعد دوپہر فتح گڑھ چوڑیاں اور دھداس کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا - اسی طرح ڈیرہ بابا نانک اور جستر کے درمیان ۷ ۳ میل تک مسافروں اور پارسلوں کے لے جانے کا انتظام ہو گیا ہے -

لاہور ۲۶ اگست - آج مسٹر کے ایل گابا پنڈت روپ نرائن ریتا اور دیگر ملزمان کو پیپلز بنک کا روپیہ غبن کرنے کے الزام میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا - مسٹر گابا اور پنڈت روپ نرائن کے خلاف ایک لاکھ روپیہ کے غبن کے سلسلہ میں جو دوسرا مقدمہ چلایا گیا ہے اس سلسلہ میں آج ان دونوں کو گرفتار کیا گیا - ملزمان کی طرف سے درخواست ہائے ضمانت داخل کی گئیں - جو نامنظور ہوئیں

شیلانگ ۲۶ اگست - ہز ایکسیلنسی گورنر نے آسام کونسل کی میعاد میں ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک توسیع کر دی ہے -

امرتسر ۲۶ اگست - گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے - نخود حاضر ۲ روپے ۲ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۲ آنے ہے -

گورداسپور ۲۶ اگست - کل اور آج فیض الحسن آلو مہاری کے مقدمہ کی سماعت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوتی رہی - گواہان استغاثہ کے بیانات قلمبند کئے گئے - وکیل صفائی نے ان پر جرح کی - مسٹر فیض الحسن کا بیان بھی قلم بند کیا گیا مقدمہ ۴ ستمبر پر ملتوی ہوا -

شملہ ۲۶ اگست - ۲۰ اگست تک ختم ہونے والے عشرہ کے دوران میں ہندوستانی سرکاری ریلوں پر گذشتہ سال کے اس عرصہ کی نسبت ۲۳ لاکھ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی ہے -

میڈرڈ ۲۶ اگست - معلوم ہوا ہے کہ ہسپانیہ کے ایک قطالی پادری نے ہسپانوی بغاوت میں اہم حصہ لیا ہے - باغیوں کی قیادت کے فرائض ایک کروڑ پتی شخص انجام دے رہا ہے -

قاہرہ ۲۶ اگست - مصر کے نوجوانوں کی سوسائٹی کی طرف سے حکومت مصر کے خلاف دو اور مقدمات دائر کئے گئے ہیں جن میں گیارہ سو پونڈ ہرجانہ کا مطالبہ کیا گیا ہے - کیونکہ حکومت نے ایک تو سوسائٹی کی جائداد ضبط کر لی تھی - اور دوسرے اس کے اخبار کی اشاعت ممنوع قرار دیدی گئی تھی -

بریلی ۲۶ اگست بریلی میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد ہیضہ کی وبا پھوٹ نکلی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ ہیضہ سے گذشتہ ہفتہ میں ۱۴۲ اموات ہوئیں -

رنگون ۲۶ اگست - برما کی کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا - کہ برما میں تعطیلات بہت زیادہ ہیں - اس لئے یوم میلاد النبیؐ کی تعطیل کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا -

پٹنہ ۲۶ اگست - بہار کانگرس نیشنلسٹ پارٹی نے ایک جلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا - کہ فرقہ وار فیصلہ کے خلاف اس وقت تک جد و جہد جاری رکھی جائے - جب تک اسے مسترد نہیں کر دیا جاتا -

کلکتہ ۲۶ اگست - آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں - لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $\frac{3}{32}$ ۶ پنس - پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرینک - نیویارک ۱۰۰ ڈالر = $\frac{2}{4}$ ۲۶۳ روپے - ٹوکیو ۱۰۰ ین = $\frac{5}{8}$ ۷۷ روپیہ - جاوا ۱۰۰ روپیہ = $\frac{1}{2}$ ۵۵ گلڈر - جرمنی ۱۰۰ روپیہ = ۹۳ مارک - ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = ۸۳ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = $\frac{1}{2}$ ۱۵۶ روپے